إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

مثنوی

چادر تطہیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحمید دلیل معرفت ہے	صاحب عرفان کی یہ صفت ہے
عارف جتنے ہیں صاحب ایمان	اون سب کا ہے شغل حمد یزدان
ہر حال میں حمد ہے ضروری	معیوب ہے اس عمل سے دوری
بے حمد اگر ہوا ابتدا کام	پائے ہرگز نہ وہ سرانجام
فوت کریں صرف گو توانگر	وہ کام رہی ہمیشہ ابتر
بڑھتا ہوا دل کا زور گھٹ جائے	آکر تقدیر بھی پلٹ جائے
پائے رفتار لنگ کھائے	مایوسی برای جنگ آئے
منزل کے جو قطع کا ہو آہنگ	اک میل ہو راہ لاکھہ فرسنگ
کھانے کو جو لقمہ ہاتھ اوٹھائے	موہنہ تک نہ کبھی پہونچنے پائے
لب تک آئے جو ساغر مے	وہ دیکھتے دیکھتے ہو لاشے
دینار و درم اگر اوٹھائیں	بالکل خبث الحدید پائیں
بر میں جو بت فرنگ ہوئے	عفریت سیاہ رنگ ہوئے
ترکیب شفا ہو ایکدم فوت	جام صحت ہو شربت موت

حمد خالق موجودات بشمول مناجات

یارب تجھی حمد ہے سزاوار	ہر عقل گواہ ہے سرو کار
سبحان اللہ یا الٰہی	زیبا ہے تجھی کو خاص شاہی
انت اللہ القدیم ربی	انت المولی الکریم ربی
من کل الآفات انت منجی	فارحم عبداً الیک یلجی

آلام جہان سے منزجر ہون
تیری رحمت کا منتظر ہون

گو بار گناہ سے دبا ہون
لیکن در کا ترے گدا ہون

کوئی فریادرس نہین ہے
ہر حال مین تو ہی بس معین ہے

کس کس پہ نہین ہی فضل تیرا
ہے عام کرم ترا خدایا

جس جس نے کیا سوال تجھسے
بیشک وہ شرف پایا ہی تونے

یوسف کو نکال کر کنوین سے
دی مصر کی بادشاہی تونے

ذوالنون سے بار غم کو ٹالا
ماہی کے شکم مین تونے پالا

تھی فضل کی تیری یہ کشاکش
لالہ تھی بنی خلیل آتشش

رحمت کی تری ہوئی جو بارش
پوری ہوئی نوح کی بھی خواہش

اکبار کرم ہوا جو تیرا
فرعون پہ غالب آئے موسیٰ

پورا کیا تونے دل کا ارمان
شاہی بخشی بنے سلیمان

رحمت کی نظر سے تونے دیکھا
آدم کو ہوا وصال حوا

ایوب کو بخشا جام صحت
اچھی ہوئی پہلے سے بھی حالت

کفار قریش کی دغا سے
احمد کو سدا بچایا تونے

کافر تھے جبکہ سارے
در پی ہوئے قتل مصطفےٰ کے

ہجرت وان سے رسول نے کی
یثرب کی راہ آپ نے لی

تھا راہ مین ایک غار مشہور
ٹھہری اوس مین حضور پرنور

ہمراہ رسول ہو لیا تھا
اک ظاہری دوست جو بنا تھا

کہنے کو بنا تھا دوست ہوشیار
دراصل تھا آستین کا مار

وہ زہر اگل چکا تھا لیکن
امداد تری ہوئی معاون

بچکر حضرت وہان سے نکلے
یثرب مین خیریت سے پہونچے

نعت خیر الانبیا و آلہ الامنا

ہردم ہو درود تیرا داور
اوس افضل و فخر انبیا پر

محبوب خدا کا تھا محمد
صلے اللہ علے محمد

جتنا کہ درود مصطفےٰ ہے
حصہ اوس مین بھی آل کا ہے

وہ آل جو رجس سے بری ہے | کونین کی جس کو افسری ہے
زہرا و علی و شبیر و شبر | ہین یہ آل رسول اطہر
پورا تطہیر کا ہے آیا | خالق سے انہین کے حق مین آیا
اصحاب کسا یہی ہین مخصوص | اور آل عبا یہی ہین مخصوص
ازواج نہین ہین داخل آل | ہرگز وہ نہین ہین شامل آل
نزہۃ الابرار ہے جو مشہور | ہے عایشہ سے یہ اوس مین مذکور
ام سلمہ بھی ہمزبان ہین | وہ بھی کرتی یہی بیان ہین
سبطین و علی و فاطمہ پر | احمد نے اوڑھائی اپنی چادر
پھر بعد ازان شہ رسالت | کرتے تھے اس آیہ کی تلاوت

خطاب بطور ساقی من باب مقدمہ

منظور لطیف ہے جو تمدیح | ساقی سے تو دل کی کرو تفریح
اے ساقی سیم تن کدھر ہے | بھولے ہو دُون کی بھی کچھ خبر ہے
ہے صبح سے آن گرم مجلس | تجھسا نہ تھا ساقی کوئی مونس
مجمع ہر چند ہے زیادہ | چلتا ہے مدام دور بادہ
مشکل ہے تمیز نیک و بد کی | پر شرط ہے جستجو و کد کی
جو دُرد ہے صاف سے جدا ہو | حق جسکا جو ہے اوسے عطا ہو
حقدار کو حق ملا نہین ہے | تاخیر بہت روا نہین ہے
آپس مین یہ پردہ تکلف | لب خشک ہین تابکے توقف
عرصہ سے امیدوار ہون مین | واقف ہے کہ بادہ خوار ہون مین
وہ بادہ مگر عطا ہو ساقی | جس مین کہ نہ رجس کی ہو بو بھی
اوس مے سے ہے ابتدا سے پرہیز | انجام ہو جس کا فتنہ انگیز
لا بادہ جام بدر تنویر | کوثر سے ہوئی ہو جسکی تطہیر
جبریل ہون جس کے لانیوالے | اور آل عبا بلانے والے
اس بادہ کشی سے یہ طرب ہو | مدح آل رسول رب ہو
تطہیر کے آیہ کا بیان ہو | جو شان نزول ہی عیان ہو

ہر چند عیان روایتین ہین
مشہور جہان روایتین ہین

ہے راویون کی بہت جو کثرت
بدلی ہے روایتون کی صورت

نازل ہے شان پنجتن مین
گو راوی ہین مختلف سخن مین

اہلبیتِ رسول معبود
ہین سبکی روایتون کا مقصود

آغاز مقصد در ثنائے آل محمدؐ

لکھتے ہین یہ راویان اخبار
ہین درج دہان سے یون گہربار

اک روز رسول کبریا کے
داخل ہوئے گھر مین فاطمہ کے

فرمانے لگے کہ پیاری دختر
کچھ ضعف ہے آج طاری مجھپر

چادر یمنی اوٹھا کے لاؤ
اور لاکے اوسے مجھے اوڑھاؤ

کہتی ہین یہ دختر پیمبر
چادر جو اوڑھائی مصطفےٰ پر

دیکھا کہ رخ رسول داور
تابان ہوا مثل ماہ انور

عرصہ نہین کچھ گذرنے پایا
فرزند مرا حسن جو آیا

فی الفور کیا سلام مجھپر
اور مین نے دیا جواب شبر

پھر کہنے لگا وہ ابن حیدر
خوشبو سے مکان یہ ہے معطر

لیکن ہے یہ اسطرح کی خوشبو
گویا ہین یہان رسول خوش خو

مین نے یہ کہا کہ ہان میری جان
زیر چادر ہین شاہ ذیشان

یہ سنکے حسن قریب پہونچے
اور کہنے لگے سلام کرکے

گر اذن دین آپ یا پیمبر
آؤن مین اس ردا کے اندر

پایا اذن رسول داور
داخل ہوئے اوس ردا مین شبر

ہونے پائی نہ کچھ بھی تاخیر
داخل ہوئے میرے گھر مین شبیر

آتے ہی کیا سلام مجھپر
مین نے بھی دیا جواب سنکر

پھر کہنے لگا وہ پارۂ دل
خوشبو سے یہ گھر ہے خلد منزل

فرمائیے مادر گرامی
کیا آگئے ہین یان رسول نامی

مین نے یہ کہا کہ زیر چادر
نانا ہین تمہارے اور شبر

مژدہ یہ حسین سنکے پہونچے
نزدیک جناب مصطفےٰ کے

حاصل کیا اذن کرکے تسلیم
گم تھی نہ حسین کی بھی تکریم

آغوش نبی مین تھے وہ پیارے
اک چاند کے پاس دو ستارے

آمد ہوئی پھر تو بو الحسن کی
سالار جہان وصف شکن کی

مجھ سے یہ سلام کرکے پوچھا
اے بنت رسول رب یکتا

خوشبوے رسول آرہی ہے
سارا حجرہ بسا رہی ہے

کرکے تسلیم مین نے کی عرض
ای زینت عرش و افسر ارض

ہمراہ نواسون کے پیمبر
موجود ہین اس ردا کے اندر

جسوقت سنا یہ مرتضیٰ نے
آپہونچے رسول کے سرہانے

کرکے تسلیم شاہ مردان
تھے اذن محمدی کے خواہان

حیدر بھی جو پاچکے اجازت
باہم تھی رسالت و امامت

جب آچکا یہ ولی باری
بنت احمد کی آئی باری

نزدیک رسول کبریا کے
تسلیم کی آکے فاطمہ نے

طالب ہوئین اذن احمدی کی
خواہان کرم محمدی کی

حضرت نے کیا مجاز اونہین بھی
ہمراہی سے سرفراز اونہین بھی

تھے مثل حواس خمسہ یکجا
سبطین و علے نبی و زہرا

باہم ہوئے پنجتن جو اوس دم
مجمع ہوا نور کا فراہم

حضرت نے بصد خلوص قلبی
ہاتھون کو اوٹھا کے یہ دعا کی

یارب ہر اک نبی کے خاطر
مخصوص ہین اہلبیت طاہر

یہ لوگ ہین اہلبیت میرے
پس رجس کو دور کر تو انسے

کامل تطہیر ان کی فرما
مطلب کر میرے دل کا پورا

مباہات خدا با آل عبا

القصہ یہ خاصگان داور
یکجا ہوئے جب ردا کے اندر

خالق نے کہا بصد مباہات
اے میرے ملائک سماوات

سوگند اپنے جلال کی ہے
اتنی مخلوق جو مری ہے

شمس و قمر و نجوم و افلاک
دریا و سفینہ صفحہ خاک

اُون کی ہوتی نہ گر محبت
او سدم جبریل نے یہ کی عرض
وہ کون ہین ایسے صاحب جاہ
فوراً آئی ندائے قدرت
زہرا و محمدؐ اور حیدر
جبریل نے عرض کی یہ سنکر
مین بھی روے زمین پہ جاؤن
حق سے حاصل ہوئی اجازت
کی عرض سلام کرکے فورن
بھیجا ہے سلام تمپہ حق نے
عزت اور جلال کی قسم ہے
بحر و بر و ماہ و مہر و افلاک
تم سبکی ولا سبب ہے اسکا
جبریل نے عرض کی یہ کہکے
خالق سے تو ملی مجکو اجازت
مین بھی ہون اس ردا مین داخل
پورا مطلب ہو اشتابی
پھر تو وہ فرشتہ مقرب
لایا ہون یہ وحی خاص اللہ
فرماتا ہے یہ خدائے معبود
زائل کرے تمسے رجس ساری
سن لو اے صاحبان عصمت
تطہیر کے آیہ کا خلاصہ
پورا تطہیر کا وہ آیہ

انکی ہرگز نہوتی خلقت
اے صانع عرش و خالق ارض
کس درج وقار کے وہ ہین ماہ
وہ لوگ ہین معدن رسالت
دونون بھائی شبیر شبر
گر اذن مجھے عطا ہو داور
عزت خدمت سے انکی پاؤن
آئے جبریل نزد حضرت
اے نور ہدی رسول ذوالمن
اور یہ بھی کہا ہے بعد اسکے
اپنے اجلال کی قسم ہے
پہنے ہین وجود کی جو پوشاک
تملوگون کے واسطے ہین پیدا
سردار جہان رسول رب نے
اب آپ بھی اذن دین جو حضرت
مجکو بھی ہو شرف یہ حاصل
جبریل کی آئی باریابی
کرتا تھا بیان یہ مژدہ رب
تملوگون کی سمت اے حق آگاہ
خالق جہان کا ہے یہ مقصود
طاہر رکھے جناب باری
اہلبیت بلند ہمت
اردو مین یہ نظم ترجمہ تھا
پڑھکر جبریل نے سنا

بعد اس کے یہ عرض کی علی نے
فرمایئے یا رسول مجھسے

ہم لوگ جو مجتمع ہین اس دم
زیر چادر ہوے ہین باہم

حق نے بخشی ہے کیا فضیلت
کیا کیا ہم اس مین ہے کرامت

فرمانے لگے رسول باری
مجھکو ہے قسم اوسی خدا کی

جس نے کیا مجھکو برگزیدہ
ساری پیغمبرون مین چیدہ

مذکور جہان ہو یہ روایت
جس بزم مین ہو بیان فضیلت

ہون جمع وہان ہمارے احباب
موجود ہون شیعیان انجاب

نازل ہو اونپہ رحمت رب
حلقہ مین فرشتون کے ہون وہ سب

ہون طالب مغفرت فرشتے
جب تک نہ جدا ہون اوس جگہ سے

حیدر نے جو ایسی سنی فضیلت
باصد فرح و سرور و بہجت

کہنے لگے یہ امام ذیجاہ
فائز ہم لوگ اب ہین واللہ

پھر کرکے قسم وہے قسم مکرر
گویا ہوا یون حبیب داور

جس محفل ارض مین بیان ہو
برپا جہان بزم دوستان ہو

شیعہ ہون اوس مکان مین مغموم
ہون صاحب حاجت اور مہموم

رحمت خالق کی ہو یہ نازل
فضل معبود ہو یہ شامل

زائل اون سبکا رنج و غم ہو
پھر بھی نہ کسی کو پھر الم ہو

مطلب ہوجائے سب کا حاصل
فوراً آسان ہو اونکی مشکل

اوس افضل مرسلان سے سنکر
یہ مژدہ جانفزا مکرر

حیدر کو ہوئی خوشی نہایت
فرمانے لگے بعد مسرت

ہم اور سارے ہمارے شیعہ
سبکو اچھا ہے یہ ذریعہ

حاصل ہے سعادت دوامی
تا روز ابد ہے نیک نامی

فضیلت ام سلمہ و غیر شمول دور اصحاب کسا

پھر بھی ہے راوی یون سنے لکھا
انوار خدا ہوے جو یکجا

ام سلمہ عزیز زوجہ
ازواج مین باتمیز زوجہ

اونکو بھی ہوا یہ شوق پیدا
باہم جب پنجتن کو دیکھا

حاصل ہو تجھے بھی یہ سعادت — پاؤن جو رسول سے اجازت
تھی شرکت غیر نامناسب — مانع ہوئے شاہ ذوالمناقب
تا پھر نہ کسی کو ہو کشش و پیچ — ام سلمہ کو کیون دیا رنج
اسواسطے کہدیا نبی نے — اوس نیک نہاد پارسا سے
تم تو نہین اہلبیت سے ہو — بر خیر پہ ہو یہ دہیان رکھو

ختم کلام با دعاے حصول مرام

شکر خالق کہ باسہولت — اتمام کو پہونچی یہ روایت
سبحان اللہ لے زہے شان — مداح ہے کسکا رب سبحان
کسکی یہ شان و منزلت ہے — کسپر یہ خدا کی مرحمت ہے
کسکی ہے یہ قدر کسکی یہ جاہ — کسکے ہین ملائکہ ہوا خواہ
کس گہر کو ملی ہے یہ فضیلت — جس مین ہے سدا نزول رحمت
کس نے پائی ہے ایسی شوکت — حاضر تھے فرشتے بہر خدمت
اب ہے عرض لطیف محزون — ہے روے نیاز سوے بیچون
جبتک کہ رہے یہ چرخ گردان — خورشید و قمر رہین درخشان
قائم رہے اس زمین کا نقشہ — سر سبز رہے چمن جہان کا
گلزار جہان مین گل ہون پیدا — ہر گل سے ہو رنگ خوش ہویدا
گل کا رہے عشق بلبلون کو — شوخی سے رہے غرض گلونکو
دکھلاے بنفشہ پیچ کاکل — کھولے رہے زلف ناز سنبل
شمشاد رہے چمن مین خورم — قمری رہے عشق کا بھرے دم
گلشن مین بہار آتی جاے — فصل گلزار آتی جاے
یارب کل شیعیان حیدر — شادان رہین خلق مین برابر

من تصنیف الفاضل الظریف والنحریر العریف حائز الفضل الذکا اللطیف جناب المولوی السید محمد لطیف صاحب دام ظلہ المنیف زنگی پوری غازی پوری۔

داروغہ سید محمد رود پرائٹر نے اپنے مطبع تصویر عالم پریس لکھنؤ ڈیوڑھی آغا میر مین چھاپ کر شایع کیا۔